بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

ان طالب علموں کے نام

جو محنت اور توکل پر یقین رکھتے ہیں

ارادے جن کے پختہ ہوں ، نظر جن کی خدا پر ہو

تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

مؤلفین

Geniusnesthub.com

CamScanner

کتبہ

غلام عباس
(1909ء-1982ء)

تعارف:

زندگی کے حالات: غلام عباس امرتسر کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دیال سنگھ ہائی سکول لاہور سے حاصل کی اور لاہور سے ہی عملی زندگی کا آغاز کیا۔ وہ مختلف رسائل کے مدیر رہے۔ پھر محکمہ تعلقات عامہ سے منسلک ہوئے، کچھ عرصے بعد بی بی سی سے وابستہ ہو کر لندن چلے گئے۔ غلام عباس نثری ادب سے بے حد متاثر تھے۔ اُنھیں موسیقی سے بھی دلچسپی تھی، خصوصاً گٹار بجانے کا اُنھیں بے حد شوق تھا۔ اس کے علاوہ وہ شطرنج کے ایک بہترین کھلاڑی تھے۔ ادبی خدمات کے صلے میں اُنھیں حکومتِ پاکستان کی طرف سے ''ستارۂ امتیاز'' عطا کیا گیا۔ غلام عباس ایک باوقار، کامیاب اور تخلیقی زندگی گزار کر کراچی میں انتقال کر گئے۔

ادبی خدمات: غلام عباس کو ابتداء ہی سے اُردو ادب سے دلچسپی رہی اور بچپن ہی میں اُنھوں نے رتن ناتھ سرشار، مولانا عبدالحلیم شرر، خواجہ حسن نظامی اور مرزا ہادی رسوا کی تقریباً تمام تصانیف پڑھ لی تھیں۔ اُن کا شمار جدید افسانہ نگاروں کی فہرست میں ہوتا ہے۔ انھوں نے اُس وقت افسانہ نگاری شروع کی جب انگریزی تعلیم و معاشرت کے سبب نئی نئی اقدار معاشرے میں نشوونما پا رہی تھیں اور معاشرے میں ایک کشمکش کی کیفیت تھی، جس کے نتیجے میں ایسے واقعات ظہور پذیر ہو رہے تھے جو ایک روایت پسند معاشرے کے لیے ناقابلِ برداشت تھے۔ غلام عباس نے بڑی خوب صورتی اور غیر جذباتی انداز میں ایسے معاشرے کی عکاسی کی ہے۔ غلام عباس کے افسانوں کا موضوع کوئی نیا تو نہیں لیکن اُن کے اندازِ بیان نے انھیں نیا پن عطا کیا ہے۔ اس سلسلے میں اُن کے افسانے ''آنندی'' کی مثال دی جا سکتی ہے۔ دراصل وہ معمولی کو غیر معمولی بنانے والے فنکار ہیں۔ وہ جذبات کے تابع نہیں۔ کہانی کا موضوع خواہ کچھ بھی ہو اُن کا قلم غیر جانبداری اور تعقل کے تابع رواں دواں رہتا ہے۔

تصانیف: آنندی، جاڑے کی چاندی، کن رس، دھنک، گوندنی والا تکیہ وغیرہ۔

سبق کا تعارف:

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو غلام عباس کی کتاب ''آنندی'' سے لیا گیا ہے۔ یہ ایک نچلے درجے کے کلرک کی زندگی کی کہانی ہے۔ جو ترقی کے خواب دیکھتا ہے۔ لیکن اسے اس کی محنت کا پھل نہیں ملتا۔ اسی دوران ایک کتبہ اس کی زندگی میں ہلچل مچا دیتا ہے۔ وہ کتبہ اس کے لیے امید کی آخری کرن ثابت ہوتا ہے۔ آخرِ کار وہی کتبہ اس کی قبر پر نصب کیا جاتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

Geniusnesthub.com

لغت و توضیحات

تعارف (صفحہ نمبر 66)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُدیر	نگران	تعلقاتِ عامہ	ایک شعبہ عام لوگوں سے تعلقات رکھنے والا
ستارۂ امتیاز	ایک تمغہ جو حکومتِ پاکستان کی طرف سے ملتا ہے	اقدار	روایات
کشمکش	کھینچا تانی، مقابلہ	تعقل	عقل کی حالت

(صفحہ نمبر 67)

پھلواریوں	پھولوں سے لدی ہوئی کیاریاں	وضع	انداز
خس وخاشاک	گھانس پھونس	چھڑکاؤ گاڑی	سڑک پر پانی لگانے والی گاڑی
اثاثہ	سامان		

(صفحہ نمبر 68)

ٹائپسٹ	ٹائپ کرنے والا	ہیڈ کلرک	کلرکوں کا افسر
اکاؤنٹنٹ	حساب کتاب کرنے والا	وضع قطع	حلیہ، انداز
سپرنٹنڈنٹ	بڑا افسر	غل غپاڑے	شور مچانا
توندوں	پیٹ	گرہستی	گھر کے کام کاج
یکسوئی	پوری توجہ سے	رنگروٹ	یہاں مراد ملازم
منچلے	شوخ	مشق	کسی چیز کو بار بار کرنا تاکہ سیکھا جا سکے
بدقطع	بدصورت	مسخ	خراب ہو جانا، پرانی ہو جانا
بہم پہنچا	مہیا کرنا	خم	مڑا ہوا
جہاں دیدہ گھاگ	ایسے تجربہ کار جنھوں نے دنیا دیکھی ہو	لپک	تیزی سے
کُند استروں	ایسے استرے جن کی دھار تیز نہ ہو	کہنہ فروشوں	پرانی چیزیں بیچنے والے
اکنی	ایک سکہ	قماش	چال چلن
وضع	انداز، رنگ ڈھنگ کی	سنیاسیوں	ہندومت میں وہ شخص جو دنیا سے الگ تھلگ رہے
لیکچرباز حکیموں	ایسے حکیم جو لیکچر دے کر اپنی چیزیں بیچتے ہیں	جمگھٹوں	ہجوم
تعویذ گنڈے بیچنے والے سائیںیوں	تعویز دینے والے درویش یا فقیر	مسیں	وہ باریک باریک بال جو مونچھیں نکلنے سے پہلے نمودار ہوتے ہیں

Geniusnesthub.com
CamScanner

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صنعت	ایجاد کرنا	گل دان	پھولوں رکھنے والا برتن
چینی کے ظروف	چینی کی مٹی کے بنے ہوئے برتن	جراحی کے آلات	وہ آلات جن سے آپریشن وغیرہ کیا جاتا ہے
گراموفون	ایک آلہ جو پہلے گانا بجانے کے لیے استعمال ہوتا تھا	بھس بھرا ہرن	ہرن کی کھال میں بھس بھرا ہونا
ستار	ایک موسیقی کا ساز	بدھ کا نیم قد مجسمہ	بدھ مذہب کے بانی مہاتما بدھ کا مجسمہ
پیتل کے لم ڈھینگ	پیتل کے بنے ہوئے ٹیڑھے میڑھے برتن	بارہ دری	بارہ دروازوں والی عمارت
طول	لمبائی	عرض	چوڑائی

(صفحہ نمبر 70)

نفاست	خوب صورتی اور عمدہ انداز	کنگلا	جس کی جیب خالی ہو
حرص	لالچ	مصرف	استعمال
ساجھے کے مکان	مشترکہ مکان	مرمریں ٹکڑے	سنگ مرمر کا ٹکڑا
کندہ	کھدا ہوا، نقش کیا ہوا، لکھا ہوا		

(صفحہ نمبر 71)

ولولہ	جوش	سعی	کوشش
لاحاصل	جس کا کوئی فائدہ نہ ہو	خوش آئندہ	جس کا مستقبل میں اچھا ہو
سنگ تراش	پتھر تراشنے والا	چابکدستی	مہارت
حجاب	شرم، حیا	جلی حروف	واضح
مسلط	قابض	بھانپ	جان لینا
انکشاف	نئی بات کا پتا چلنا		

(صفحہ نمبر 72)

کواڑ	دروازے یا الماری میں لگائے جانے والے تختے، جن سے اسے بند کرتے ہیں	سبز باغ دکھاتیں	بہلاتیں، جھوٹے خواب دکھاتیں
ہیجان	جوش، ابال، تیزی	نگاہِ لطف و کرم	مہربانی کی نگاہ
گرہستی	گھر کے کام کاج	بے کواڑ	جس کا لکڑی کا تختہ نہ ہو
چوکھٹے	آئینے یا تصویر کا فریم		

Geniusesthub.com
CamScanner

(صفحہ نمبر 73)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لطیفہ غیبی	غیب سے کوئی کرم ہونا	کڑی محنت	سخت محنت
جھیلنے	برداشت کرنا	جان کھپانے	سخت محنت کرنے
پے درپے	مسلسل	تمام ولولے	تمام جوش
محو	بھول جانا	کارگزاری	کام کرنے کا عمل
مژدہ	خوش خبری	کاٹھ کی پیٹی	لکڑی کی پیٹی

(صفحہ نمبر 74)

افسردگی	اداسی، مایوسی	ابتر	بری حالت
مطلق	بالکل بھی	آلکس	سستی
منجھلی	درمیانی	خدشہ	ڈر، خوف
دہک	سرخ ہو جانا	فارغ البالی	فارغ ہونا

(صفحہ نمبر 75)

پنشن	ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد ملنے والے پیسے	ٹائپسٹ	ٹائپ کرنے والا
انٹرنس	پہلے میٹرک کا درجہ تھا	علاوہ ازیں	اس کے علاوہ
بیوپار	کاروبار	کفایت شعاری	بچت
تندہوا	تیز ہوا	نمونیا	ایک بیماری
بہتیرے	بہت سے	اسباب	سامان
محویت	کھوئی ہوئی نظروں سے دیکھنا	خطاطی	لکھائی
نقش ونگار	بیل بوٹے	ترمیم	اضافہ

Geniusnesthub.com
CS CamScanner

اقتباسات کی تشریح

اقتباس 1:

گوان میں زیادہ تر کلرکوں کی مادری زبان ایک ہی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی مشق بہم پہنچا رہے تھے۔ (صفحہ 68)

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو غلام عباس کی کتاب "آنندی" سے لیا گیا ہے۔ یہ ایک نچلے درجے کے کلرک کی زندگی کی کہانی ہے۔ جو ترقی کے خواب دیکھتا ہے۔ لیکن اسے اس کی محنت کا پھل نہیں ملتا۔ اسی دوران ایک کتبہ اس کی زندگی میں ہلچل مچا دیتا ہے۔ وہ کتبہ اس کے لیے امید کی آخری کرن ثابت ہوتا ہے۔ آخرِ کار وہی کتبہ اس کی قبر پر نصب کیا جاتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جا سکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف دفتروں سے نکل گھروں کو جانے والے کلرکوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ یہ کلرک وہ ہیں جو شہر سے ڈیڑھ دو میل دور دفتروں میں سارا دن کام کرتے ہیں۔ اور پھر شام چار بجے کے بعد شہر جانے والے سڑک ان سے بھر جاتی ہے۔ کچھ کلرک تانگوں پر سوار ہو کر شہر کی طرف نکل جاتے ہیں۔ اور کچھ پیدل ہی خراماں خراماں چل پڑتے ہیں۔ کچھ فائلیں اُٹھائے اس آس میں گھر کی طرف جاتے ہیں کہ کچھ کام گھر سے کر لائیں گے۔ کچھ اس گرمی میں بھی پینٹ کوٹ پہنے اور گریبان کھولے چلے آرہے ہیں۔

الغرض ان میں ہر عمر اور ہر وضع کے کلرک شامل ہوتے ہیں۔ لیکن زیادہ تر کلرک لہجہ بگاڑ بگاڑ کر انگریزی بولنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان میں زیادہ تر لوگوں کی مادری زبان ایک ہی ہے۔ اور اگر وہ چاہیں تو اپنی مادری زبان میں سہولت کے ساتھ گفتگو کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ بگڑے ہوئے لہجے کے ساتھ غلط انگریزی بولنے ہی پر مصر رہتے۔ اس کی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ انگریزی زبان پر عبور رکھتے تھے۔ یا وہ انگریزی بول کر روحانی خوشی محسوس کرتے تھے۔ وہ صرف اس لیے غلط سلط انگریزی بولنے پر تلے ہوئے تھے۔ کیوں کہ انھیں دن بھر دفتروں میں اپنے افسروں کے ساتھ انگریزی بولنی پڑتی تھی۔ اور وہ اس وقت آپس میں انگریزی بولنے کی مشق کر رہے تھے۔

دراصل مصنف یہاں انگریزی تہذیب کی اندھا دھند پیروی اور تقلید پر تنقید کر رہا ہے۔ غلام عباس نے معاشرے میں انگریزی تہذیب کے اثرات کو داخل ہوتے اور جگہ بناتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، اس لیے ان کے افسانوں میں اس کشمکش کا اظہار جا بجا ہوتا ہے۔

اقتباس 2:

رات کو جب وہ کھلے آسمان کے نیچے اپنے گھر کی چھت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کندہ کرا کے دروازے کے باہر نصب کر دے۔ (صفحہ 70)

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو غلام عباس کی کتاب "آنندی" سے لیا گیا ہے۔ یہ ایک نچلے درجے کے کلرک کی زندگی کی کہانی ہے۔ جو ترقی

Geniusesthub.com
CamScanner

کے خواب دیکھتا ہے۔ لیکن اسے اس کی محنت کا پھل نہیں ملتا۔ اسی دوران ایک کتبہ اس کی زندگی میں ہلچل مچا دیتا ہے۔ وہ کتبہ اس کے لیے امید کی آخری کرن ثابت ہوتا ہے۔ آخرِ کار وہی کتبہ اس کی قبر پر نصب کیا جاتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف شریف حسین کلرک کی زندگی میں آنے والی ایک بڑی تبدیلی کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ وہ ایک درجہ دوم کا کلرک تھا۔ جب وہ نیا نیا بھرتی ہوا تھا۔ اس کے اندر ترقی کا جوش بہت زیادہ تھا۔ مگر دو سال کی ان تھک محنت کے بعد اس کا یہ جوش ٹھنڈا پڑ گیا تھا۔ کیوں کہ اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ محنت کرنے سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں۔ اب اس کے مزاج میں سکون آچکا تھا۔

لیکن ایک دن جب اس کے بیوی بچے گھر میں نہیں تھے۔ وہ گھر سے نکلا اور شہر کی جامع مسجد کی طرف جا نکلا۔ جہاں پرانا اور سستا سامان بیچنے والوں کی دکانیں سجا کرتی تھیں۔ اس نے ایک خوب صورت سنگِ مرمر کا ٹکڑا دیکھا تو صرف جاننے کے لیے قیمت پوچھ لی۔ لیکن اسے مجبوراً وہ ٹکڑا خریدنا پڑا۔ اس کے ذہن میں اس کا کوئی خاص استعمال نہیں تھا۔ لیکن رات کو جب وہ کھلے آسمان تلے چھت پر لیٹا ہوا تھا۔ وہ اکیلا بستر پر لیٹا کروٹیں بدل رہا تھا۔ کہ اچانک اس کے ذہن میں سنگِ مرمر کے ٹکڑے کا ایک استعمال ذہن میں آیا۔ اس خیال نے اس کے ذہن و دل میں ہلچل مچادی۔

وہ سوچنے لگا کہ خدا کے کام نہ سمجھ میں آنے والے ہیں۔ وہ بڑا غفور و رحیم ہے۔ جس کو چاہتا ہے نواز دیتا ہے۔ کیا خبر کہ کل اس کے دن بھی پھر جائیں۔ اور وہ ترقی کر کے کلرک درجہ دوم سے سپرنٹنڈنٹ بن جائے اور اس کی تنخواہ بھی بڑھ جائے۔ ابھی تو اس کی تنخواہ چالیس روپے تھی۔ کیا خبر کہ کل یہ چار سو ہو جائے۔ اگر یہ نہ سہی تو کم از کم وہ ہیڈ کلرک ہی بن جائے۔ اس ترقی سے بھی اس کے مالی حالات بہتر ہو جائیں گے۔ پھر اسے مشترکہ مکان میں رہنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ بلکہ وہ خود کوئی چھوٹا سا مکان لے سکے گا۔ اور پھر اس سنگِ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کروا کے اپنے مکان کے باہر لگوا دے گا۔ جب اس پر جلی الفاظ میں اس کا نام شریف حسین لکھا ہوگا تو کتنا خوب صورت منظر ہوگا۔ بس اسی خیال نے اس کے دل کی دنیا میں ایک ہلچل مچادی۔ ترقی کے وہ خیال جو مدت ہوئی ٹھنڈے پڑ چکے تھے۔ اس خیال سے پھر جاگ اُٹھے۔ اور اب وہ دن رات انھی خیالوں میں غرق رہنے لگا۔ گویا اس کتبہ نے شریف حسین کی زندگی میں حرکت پیدا کر دی تھی۔

اقتباس 3:

شریف حسین نے اب اپنے مستقبل کے متعلق زیادہ سوچنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسے زیادہ تنگی نہ اُٹھانا پڑتی۔ (صفحہ 73)

سبق کا عنوان: کتبہ

مصنف کا نام: غلام عباس

تشریح

یہ سبق ایک افسانہ ہے جو غلام عباس کی کتاب ''آنندی'' سے لیا گیا ہے۔ یہ ایک نچلے درجے کے کلرک کی زندگی کی کہانی ہے۔ جو ترقی کے خواب دیکھتا ہے۔ لیکن اسے اس کی محنت کا پھل نہیں ملتا۔ اسی دوران ایک کتبہ اس کی زندگی میں ہلچل مچا دیتا ہے۔ وہ کتبہ اس کے لیے امید کی آخری کرن ثابت ہوتا ہے۔ آخرِ کار وہی کتبہ اس کی قبر پر نصب کیا جاتا ہے۔

(تعارفی عبارت ہر اقتباس کی تشریح سے پہلے لکھی جاسکتی ہے)

زیرِ نظر اقتباس میں مصنف شریف حسین کی اس ذہنی حالت کی نشاندہی کر رہا ہے جو مایوسی سے پیدا ہوتی ہے۔ شریف حسین درجہ دوم کا کلرک تھا۔ جب وہ نیا نیا کلرک بھرتی ہوا تھا۔ اس میں ترقی کا جوش بہت زیادہ تھا۔ لیکن دو سال بعد یہ جوش ٹھنڈا پڑ گیا۔ پھر اسے ایک کتبہ ملا جس

Geniusneshub.com
CamScanner

حاصل وصول نہ ہوا تو وہ مایوس ہو گیا۔

نے اس میں ترقی کا خیال پھر سے پیدا کر دیا۔ لیکن ان تھک محنت کے بعد بھی جب کچھ حاصل وصول نہ ہوا تو وہ مایوس ہو گیا۔ اب اس نے اپنے مستقبل کے بارے میں زیادہ سوچنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ بے پناہ محنت کرنے کے بعد بھی وہیں کھڑا تھا، جہاں پہلے دن تھا۔ اس نے ان تھک محنت کی تھی۔ وہ دوسروں کے کام آیا تھا۔ اس نے افسروں کی باتیں سنی تھیں۔ اور پھر بھی حاصل وصول کچھ نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا اس نے اب ترقی کا خیال دل سے نکال دیا تھا۔ وہ دفتروں کے رنگ ڈھنگ دیکھ کر اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ محنت کرنے اور جان مارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ یہاں ترقی صرف اسے ملتی ہے جسے پر تقدیر مہربان ہو جائے۔ اور اس تقدیر کی مہربانی کا اندازہ اسے ہو چکا تھا۔ اس لیے اب وہ ترقی کا خیال دل سے نکال کر اپنے کام سے کام رکھتا تھا۔ اب ہر سال اس کی تنخواہ میں تین روپے کا اضافہ ہو جاتا تھا۔ جس سے بچوں کی تعلیم وغیرہ کا خرچ نکل آتا تھا۔ اور اسے زیادہ تنگی نہیں اُٹھانی پڑتی تھی۔ اور وہ اسی حال میں مطمئن یا راضی ہو چکا تھا۔ اسے اس سے زیادہ کی خواہش بھی نہیں رہی تھی۔

مشق۔

سوال 1: درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) کلرکوں میں کس عمر کے لوگ شامل تھے۔

جواب: دفتر سے نکلنے والے کلرکوں میں ہر عمر کے لوگ شامل تھے۔ ایسے کم عمر، بھولے بھالے اور ناتجربہ کار کلرک بھی تھے جنھیں ابھی سکول سے نکلے تین مہینے بھی نہیں ہوئے تھے۔ اور ایسے عمر رسیدہ، تجربہ کار، تیز طرار اور دنیا دیکھے ہوئے کلرک بھی شامل تھے، جن کی ناک پر سالہا سال عینک کے استعمال سے گہرا نشان پڑ گیا تھا۔ ان کی کمر میں ذرا سا خم بھی آ گیا تھا۔ اور انھیں اس سڑک کے اُتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے تیس تیس سال ہو چکے تھے۔

(ب) شریف حسین اس دن گھر کے بجائے جامع مسجد کی طرف کیوں چل پڑا؟

جواب: چوں کہ شریف حسین کی بیوی بچوں کو لے کر میکے گئی ہوئی تھی اور وہ گھر میں اکیلا تھا، اس لیے اسے گھر جانے کی جلدی نہیں تھی۔ اس لیے وہ اس دن گھر جانے کی بجائے جامع مسجد کی طرف چل پڑا جہاں ہر روز شام کو پرانی چیزیں اور سستا مال بیچنے والوں کی دکانیں سجا کرتی تھیں۔ ہر طرح کے لوگ وہاں آیا کرتے تھے۔ شریف حسین کا مقصد خریداری نہیں تھا۔ وہ بس وقت گزاری اور تماشا دیکھنے وہاں آیا تھا۔

(ج) شریف حسین نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کا کیا مصرف سوچا؟

جواب: شریف حسین جب رات کو اپنے گھر کی چھت پر اکیلا کروٹیں بدل رہا تھا تو سنگ مرمر کے ٹکڑے کا ایک مصرف اس کے ذہن میں آیا۔ اس نے سوچا کہ ممکن ہے کہ کبھی قدرت مہربان ہو جائے اور اس کے دن پھر جائیں۔ وہ کلرک درجہ دوم سے ترقی کر کے ہیڈ کلرک یا سپرنٹنڈنٹ بن جائے اور اس کی تنخواہ چالیس سے بڑھ کر چار سو ہو جائے۔ پھر وہ اپنا ایک چھوٹا سا مکان لے لے اور اس کے دروازے پر سنگِ مرمر کا نصب کر دے جس پر اس کا نام خوب صورت انداز میں کندہ ہو۔

(د) سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کھدا ہوا دیکھ کر شریف حسین نے کیا محسوس کیا؟

جواب: سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ دیکھ کر اسے عجیب سی خوشی ہوئی تھی۔ شاید زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے اپنا نام اتنے جلی حروف میں کندہ دیکھا تھا۔ راستے میں کئی بار اس کا دل چاہا کہ وہ کتبے پر سے اخبار اُتار ڈالے اور اس پر ایک نظر ڈالے۔ لیکن ہر بار اس خوف نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں اور وہ کہیں اس کے خیالات نہ جان لیں جو پچھلے کئی دن سے اس کے ذہن

میں چل رہے تھے۔

(د) اس افسانے سے کیا اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے؟

جواب: اس افسانے سے یہی سبق حاصل ہوتا ہے کہ اگرچہ خواہش کرنا اور خواب دیکھنا ایک فطری عمل ہے لیکن ہر خواہش اور ہر خواب کا پورا ہونا ضروری نہیں۔ ہزاروں خواہشیں ایسی ہیں جن پر انسان کا دم نکلتا ہے لیکن کچھ پوری ہو جاتی ہیں اور کچھ پوری نہیں ہوتیں۔ اور آخر کار انسان اپنی نامکمل خواہشیں لے کر اپنے اصل گھر یعنی قبر میں جا سوتا ہے۔ اور یوں ایک کہانی اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔

سوال ۲: سبق کے حوالے سے مندرجہ ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

(الف) دن وقت اس علاقے کی چہل پہل اور گہما گہمی عموماً کمروں کی چار دیواری ہی میں محدود رہتی ہے۔

جواب: شریف حسین جس دفتر میں کام کرتا ہے، اس علاقے کا ذکر کرتے ہوئے مصنف بتاتا ہے کہ یہاں ایک ہی جیسی بنی ہوئی عمارتوں میں کئی چھوٹے بڑے دفاتر ہیں۔ جن میں قریب قریب چار ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ دن کے وقت اس علاقے کی ساری رونق دیواروں کے اندر یعنی دفاتر کے کمروں تک محدود رہتی ہے۔ لیکن صبح ساڑھے دس بجے سے پہلے اور شام ساڑھے چار بجے کے بعد اس سڑک پر بہت رش ہوتا تھا۔

(ب) دنیا بھر کی چیزیں اور ہر وضع اور ہر قماش کے لوگ یہاں ملتے تھے۔

جواب: چوں کہ شریف حسین کی بیوی بچے لے کر میکے گئی ہوئی تھی، اس لیے وہ دفتر سے نکل کر گھر جانے کی بجائے جامع مسجد چلا گیا۔ جہاں مسجد کی سیڑھیوں کے گرد ہر شام پرانی چیزیں اور سستا مال بیچنے والوں کا ہجوم ہوتا تھا۔ اور یہاں دنیا بھر کی چیزیں بکنے کے لیے اور ہر طرح کے لوگ خرید و فروخت کرنے یا صرف مول تول دیکھنے آتے تھے۔

(ج) وہ بڑا غفور الرحیم ہے کیا عجب اس کے دن پھر جائیں۔

جواب: شریف حسین جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے ایک کباڑیے سے سنگِ مرمر کا کتبہ خرید لایا تھا۔ پہلے تو وہ اپنے آپ کو کوستا رہا کہ اس نے یہ کتبہ کیوں خریدا لیکن جب رات کو وہ کھلے آسمان کے نیچے چھت پر لیٹا ہوا تھا تو اسے کتبہ کا ایک استعمال ذہن میں آیا۔ اس نے سوچا کہ اللہ کی ذات بڑی غفور و رحیم ہے۔ کیا خبر کہ اس کے دن بدل جائیں اور وہ ترقی کرتے ہوئے سپرنٹنڈنٹ بن جائے تو وہ اپنا گھر لے لے اور اس کتبہ پر اپنا نام کندہ کروا کر گھر کے باہر نصب کروا لے۔

(د) دفتر میں جب کبھی اس کا کوئی ساتھی کسی معاملے میں اسکی رہنمائی کا جویا ہوتا تو اپنی برتری کے احساس سے اس کی آنکھیں چمک اٹھتیں۔

جواب: شریف حسین جب بھی دفتر سے تھکا ہارا واپس آتا تو کتبے کو دیکھ کر اسے مستقبل کے باغ سبز دکھائی دینے لگتے۔ وہ اپنی تھکن کو بھول جاتا۔ چوں کہ وہ ہر وقت ترقی اور اچھے مستقبل کے خواب دیکھتا رہتا تھا، اس لیے دفتر میں جب بھی کوئی دفتری ساتھی اس کی مدد یا رہنمائی چاہتا تو برتری کے احساس سے اس کی آنکھیں چمک اُٹھتیں۔ کسی ساتھی کی ترقی کی خبر یا افسر کی مہربانی اسے مزید خوابوں کی دنیا میں لے جاتی۔

(ہ) ترقی لطیفۂ غیبی سے نصیب ہوتی ہے، کڑی محنت جھیلنے اور جان کھپانے سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

وضاحت: کتبہ خریدنے کے بعد شریف حسین میں ترقی کو جو ولولہ پیدا ہوا تو اس نے جان توڑ محنت کی اور اپنے افسروں کو ہر ممکن خوش رکھنے کی کوشش کی لیکن کوئی مثبت نتیجہ نہ نکل سکا۔ اسی دوران کتبہ پہلے الماری میں اور پھر مختلف جگہیں بدلتا رہا۔ آخر کار مایوس ہو کر اس نے مستقبل کے بارے میں زیادہ سوچنا چھوڑ دیا اور اس نتیجے پہ پہنچا کہ ترقی محنت سے نہیں بلکہ صرف قسمت سے حاصل ہوتی ہے۔

Geniusnesthub.com
CamScanner

سوال ۳۔ مندرجہ ذیل جملوں کی تکمیل کے لیے دیے ہوئے جوابات میں سے درست جواب کے سامنے (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ شریف حسین کو سنگ مرمر کا ٹکڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ا۔ وراثت میں ملا
ب۔ راستے میں پڑا ہوا ملا
ج۔ کسی دوست کی طرف سے تحفے میں ملا
د۔ کباڑی کی دکان سے ملا ✓

2۔ شریف حسین نے سنگ مرمر کا ٹکڑا اس لیے خریدا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ا۔ اس کی بیوی نے فرمائش کی تھی
ب۔ اس کی قیمت بہت کم تھی
ج۔ وہ اسے اپنے گھر کے دروازے پر نصب کروانا چاہتا تھا
د۔ قیمت پوچھنے پر کباڑی اس کے پیچھے پڑ گیا تھا ✓

3۔ شریف حسین کے خیال میں سنگِ مرمر کا مصرف یہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ا۔ اسے افسر کو تحفے کے طور پر دے دیا جائے
ب۔ اسے کارنس پر سجا دیا جائے
ج۔ اس پر اپنا نام کھدوا کر مکان کے دروازے پر لگا دیا جائے ✓
د۔ اسے مطالعے کی میز پر رکھ دیا جائے

4۔ شریف حسین کی موت کے بعد سنگِ مرمر کا ٹکڑا۔۔۔۔۔۔۔

ا۔ یونہی گھر میں پڑا رہا ب۔ کہیں گم ہو گیا ج۔ بیچ دیا گیا د۔ اس کی قبر پر لگا دیا گیا ✓

سوال ۴۔ "کتبہ" کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: شہر سے کوئی ڈیڑھ دو میل دور باغوں سے گھری ہوئی، ایک جیسی عمارتوں کا سلسلہ دور تک پھیل گیا تھا۔ صبح اور شام شہر سے یہاں آنے والی سڑک پر رش رہتا تھا۔ شریف حسین دفتر سے نکلا تو تانگے کا انتظار کرنے لگا۔ چوں کہ اس کے بیوی بچے گھر نہیں تھے، اس لیے اس کی جیب میں کچھ پیسے بچے ہوئے تھے۔ دفتروں سے نکلنے والے کلرکوں میں طرح طرح کے لوگ تھے۔ شریف حسین ایک خالی تانگا دیکھ کر اس میں سوار ہو گیا۔ شہر پہنچ کر وہ گھر جانے کی بجائے جامع مسجد کی طرف چل نکلا۔ جہاں ہر شام پرانا اور سستا مال بیچنے والوں کی دکانیں سجتی تھیں۔ شریف حسین ہر کسی کے پاس ایک دو منٹ رکتا اور آگے بڑھتا رہا۔

ایک کباڑی کی دکان پر اسے ایک سنگِ مرمر کا ٹکڑا نظر آیا۔ اُس نے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ٹکڑا خرید لیا۔ رات اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ترقی کر جائے اور اس ٹکڑے پر اپنا نام لکھوا کر گھر کے باہر لگوا لے۔ اب اُسے یہ ٹکڑا بڑا قیمتی لگنے لگا تھا۔ وہ جب ملازم ہوا تھا۔ تو شروع شروع میں ہر وقت ترقی کے بارے میں سوچتا رہتا تھا لیکن اب یہ جوش ٹھنڈا پڑ چکا تھا۔ لیکن اس سنگِ مرمر کے ٹکڑے نے اس جوش کو پھر بیدار کر دیا تھا۔ ایک دن اس نے ایک سنگ تراش سے اس پر اپنا نام بھی کندہ کروا لیا۔ لیکن جب وہ گھر پہنچا تو اس کے گھر کے باہر وہ کتبہ لگانے کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔ اس نے وہ کتبہ ایک بے کواڑ کی الماری میں رکھ دیا۔ وہ اسے دیکھ کر پراُمید رہتا۔ وہ ہر وقت خیالی پلاؤ پکاتا رہتا۔ وہ بہت محنت سے کام کرتا اور افسروں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا۔

جب بیوی بچے واپس آ گئے تو وہ پھر سے مصروفیت میں گم ہو گیا۔ بچہ بڑا ہوا تو اس نے کتبہ بے کواڑ کی الماری سے نکال کر صندوق میں رکھ دیا۔ پھر اس کی بیوی نے اسے وہاں سے نکال کر پرانے سامان کے بکس میں ڈال دیا۔ اس نے اب ترقی کے متعلق سوچنا چھوڑ دیا تھا۔ اسی

Geniusnesthub.com
CamScanner

دوران اسے ایک چھٹی پر جانے والا درجہ اول کے کلرک کی جگہ مل گئی۔ اس نے اس کی جگہ بڑی محنت سے کام کیا۔ اس نے ایک لکھنے والی میز اور کرسی بھی خرید لی۔ اور کتبہ اس پر رکھ دیا۔ وہ یہی سوچتا تھا کہ شاید کلرک واپس نہ آئے۔ لیکن جب وہ لوٹ آیا تو اسے اپنی جگہ پر واپس آنا پڑا۔ تھوڑی سی خوشی دیکھ لینے کے بعد اس کی حالت مزید خراب ہوگئی تھی۔

اب وقت گزرتا رہا۔ کتبے نے کئی جگہ بدلیں۔ شریف حسین کو ملازمت کرتے ہوئے بیس سال ہو چکے تھے۔ اب وہ ہر وقت بچوں کی تعلیم اور گھر کے اخراجات کی فکر میں رہتا۔ پچپن برس کی عمر میں اسے پنشن مل گئی۔ اس کے بیٹے بھی نوکری پر لگ گئے۔ گھر میں آمدنی کچھ بہتر ہوگئی۔ اپنی کفایت شعار بیوی کی وجہ سے اس نے اپنے بچوں کی شادیاں دھوم دھام سے کردیں۔ پنشن لیتے تین برس گزر چکے تھے۔ ایک رات اسے ٹھنڈ لگ گئی۔ چار دن بستر پر پڑا رہنے کے بعد وہ مرگیا۔ اس کی موت کے بعد اس کے بیٹے نے کتبہ دیکھا تو اسے صاف کروا کے اپنے باپ کی قبر پر نصب کردیا۔

سوال ۵۔ غلام عباس پر سوانحی و تنقیدی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے تعارف

سوال ۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں:

جواب:

الفاظ	جملے
مستقبل	ماضی کو حال سے جوڑ کر مستقبل کی تعمیر کی جاسکتی ہے۔
معمول	پچھلے دس سالوں سے روزانہ لائبریری جانا اُس کا معمول ہے۔
اثاثہ	روایات ہمارا قیمتی اثاثہ ہیں۔
ادنیٰ و اعلیٰ	دولت کی وجہ سے کوئی شخص ادنیٰ و اعلیٰ نہیں ہوتا۔
بے مصرف	یہ کتبہ میرے پاس بے مصرف ہی پڑا ہوا ہے۔

اضافی مختصر سوال جواب

سوال 1: غلام عباس نے کس قسم کے معاشرے کی عکاسی کی ہے؟

جواب: غلام عباس نے اس وقت افسانہ نگاری شروع کی جب انگریزی تعلیم عام ہو رہی تھی۔ معاشرے میں نئی نئی اقدار فروغ پا رہی تھیں۔ اور معاشرہ پرانی اور نئی اقدار کے درمیان کشمکش کا شکار تھا۔ اس کشمکش کی وجہ سے ایسے واقعات سامنے آرہے تھے جو ایک روایت پسند معاشرے کے لیے ناقابلِ قبول تھے۔ غلام عباس کے افسانوں کا موضوع یہی معاشرہ اور اس کی کشمکش ہے۔

سوال 2: غلام عباس کے اسلوب یا انداز کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: غلام عباس کے افسانوں کے موضوعات نئے تو نہیں۔ لیکن ان کا اسلوب ضرور منفرد ہے۔ اس سلسلے میں ان کے افسانے آنندی کی مثال دی جاسکتی ہے۔ وہ معمولی کو غیر معمولی بنانے کا فن جانتے تھے۔ وہ لکھتے ہوئے جذبات کے تابع نہیں رہتے۔ افسانے کا موضوع خواہ

Geniusnesthub.com
CamScanner

کچھ بھی ہو، ان کا قلم غیر جذباتی انداز میں معاشرے کی تصویریں بناتا ہے۔

سوال 3: شریف حسین کی جیب میں خلافِ معمول تنخواہ کے آٹھویں دن بھی پانچ روپے اور کچھ پیسے کیوں تھے؟

جواب: عام طور پر مہینے کے صرف پہلے چار پانچ دن ہی اس کی جیب میں اضافی پیسے رہتے تھے۔ لیکن تب آٹھویں دن بھی پانچ روپے سے زیادہ رقم موجود تھی۔ دراصل اس کی بیوی مہینے کے شروع ہی میں بچوں کو لے کر میکے چلی گئی تھی اور وہ گھر میں اکیلا تھا۔ اس لیے اس کی جیب میں کچھ پیسے بچے تھے۔

سوال 4: کلرک آپس میں لہجہ بگاڑ بگاڑ کے انگریزی کیوں بول رہے تھے؟

جواب: زیادہ تر کلرکوں کی مادری زبان مشترک تھی۔ لیکن وہ لہجہ بگاڑ کر اس لیے انگریزی بول رہے تھے کہ کیوں کہ انھیں روز دفتروں میں اپنے افسروں کے ساتھ اسی طرح انگریزی بولنی پڑتی تھی۔ اور وہ اس وقت اس میں بات چیت کر کے مشق کر رہے تھے۔

سوال 5: سنگِ مرمر کے ٹکڑے نے شریف حسین کے زندگی میں کیا تبدیلی پیدا کر دی تھی؟

جواب: شریف حسین جب کلرک ہوا تو اس میں ترقی کا جوش انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ مگر دو سال کی ان تھک محنت کے بعد اس کا جوش ختم ہو گیا۔ لیکن اب اس سنگِ مرمر کے ٹکڑے نے اس کی زندگی میں پھر سے ہلچل مچا دی تھی۔ ہر وقت اس کے ذہن میں ترقی کے خیالات چکراتے رہتے تھے۔ اٹھتے بیٹھتے، دفتر، گھر، دوستوں میں ہر جگہ وہ یہی سوچتا رہتا۔ اسی لیے نئی تنخواہ آتے ہی اس نے سنگ مرمر کے ٹکڑے پر اپنا نام کندہ کروالیا۔

سوال 6: گھر والوں کے آنے کے بعد شریف حسین کی زندگی میں کیا بدلاؤ آیا؟

جواب: وہ جو ہر وقت ترقی کے خواب دیکھتا رہتا تھا۔ اور کتبے کے بارے میں سوچتا رہتا تھا۔ لیکن جب اس کے بیوی بچے گھر واپس آ گئے تو گھر گرہستی میں گم ہو کر وہ اپنے مستقبل کے سہانے خوابوں سے غافل ہو گیا۔ اب اسے فراغت تھی نہ سکون۔

سوال 7: جب اسے ترقی ملی، وہ زمانہ اس کے لیے کیسا تھا؟

جواب: جس زمانے میں اسے ایک درجہ اول کے کلرک کی جگہ عارضی طور پر ملی تھی۔ وہ پھر سے بہت پر جوش ہو گیا تھا۔ یہ زمانہ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔ وہ ہر وقت افسروں کے سامنے اپنا کام بہتر سے بہتر کرنے کے فکر میں رہتا تھا۔ اپنے ماتحتوں کا کام بھی کر دیتا۔ گھر میں بھی دفتر کا کام کرتا رہتا۔ ہاں کبھی کبھی اسے جب اس کلرک کی واپسی کا خیال آتا تو اس کا دل بجھ سا جاتا۔ لیکن پھر وہ سوچتا کہ شاید وہ واپس نہ آئے یا چھٹیاں بڑھوا لے۔

سوال 8: کلرک کے واپس آنے کے بعد شریف حسین کا کیا حال ہوا؟

جواب: جب چھٹی پر جانے والا درجہ اول کا کلرک واپس آ گیا تو شریف حسین کو واپس اپنی جگہ پر آنا پڑا۔ ترقی کا تھوڑا سا زمانہ دیکھ لینے کے بعد اب اس کی حالت پہلے سے بھی زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ وہ ہر وقت بجھا بجھا سا رہتا۔ اس کا دل کسی کام میں نہیں لگتا تھا۔ ہر وقت سستی اس پر چھائی رہتی۔ لیکن افسروں کے رویے نے اسے بہت جلد ٹھیک کر دیا۔

سوال 9: شریف حسین کا انتقال کیسے ہوا؟

جواب: اسے پنشن لیتے ہوئے تین سال ہو گئے تھے۔ سردیوں کی ایک رات وہ کسی کام سے بستر سے اُٹھا تو اسے ٹھنڈ لگ گئی اور نمونیا ہو گیا۔ بیٹوں نے بہت علاج کرایا لیکن وہ بہتر نہیں ہوا۔ اور کوئی چار دن بستر پر پڑے رہنے کے بعد اس کا انتقال ہو گیا۔

Geniusesthub.com
CamScanner

سوال 10: سنگ مرمر کے ٹکڑا کہاں کام آیا؟

جواب: شریف حسین کے مرنے کے بعد ایک دن اس کا بیٹا مکان کی صفائی کر رہا تھا۔ اسے پرانے سامان میں وہ سنگِ مرمر کا کتبہ نظر آیا۔ اسے اپنے باپ سے بے حد محبت تھی۔ کتبے پر باپ کا نام دیکھ کر اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اچانک اس کے ذہن میں اس کا ایک مصرف آیا۔ اگلے روز اس نے اس کتبے کی عبارت میں تھوڑی سی تبدیلی کرا کے، اسی شام اسے اپنے باپ کی قبر پر نصب کر دیا۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

☆ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات (ا، ب، ج، د) دیئے گئے ہیں، درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- سبق "کتبہ" کے مصنف کا نام ہے؟
ا۔ غلام عباس ب۔ احمد ندیم قاسمی ج۔ الطاف فاطمہ د۔ فرحت اللہ بیگ

2- غلام عباس کا سن پیدائش ہے؟
ا۔ ۱۹۰۹ ب۔ ۱۹۱۰ ج۔ ۱۹۱۱ د۔ ۱۹۱۲

3- غلام عباس کا سن وفات ہے؟
ا۔ ۱۹۸۱ ب۔ ۱۹۸۲ ج۔ ۱۹۸۳ د۔ ۱۹۸۴

4- غلام عباس کہاں پیدا ہوئے؟
ا۔ لاہور ب۔ دہلی ج۔ میرٹھ د۔ امرتسر

5- غلام عباس نے عملی زندگی کا آغاز کہاں سے کیا؟
ا۔ دہلی ب۔ امرتسر ج۔ لاہور د۔ کلکتہ

6- غلام عباس کس ادارے سے وابستہ ہو کر لندن چلے گئے؟
ا۔ گارڈین ب۔ بی بی سی ج۔ اقوام متحدہ د۔ سی این این

7- غلام عباس کس کھیل کے بہترین کھلاڑی تھے؟
ا۔ چوسر ب۔ کیرم ج۔ شطرنج د۔ لڈو

8- ادبی خدمات کے صلے میں غلام عباس کو کون سا اعزاز دیا گیا؟
ا۔ ستارہ ادب ب۔ ستارہ جرات ج۔ ستارہ شجاعت د۔ ستارہ امتیاز

9- غلام عباس کا شمار جدید ــــــــــ کی فہرست میں ہوتا ہے؟
ا۔ ناول نگاروں ب۔ افسانہ نگاروں ج۔ شاعروں د۔ کہانی کاروں

10- ان میں سے کون سی تصنیف غلام عباس کی ہے؟
ا۔ آنندی ب۔ آخری تحفہ ج۔ کپاس کا پھول د۔ آتش پارے

Geniusnesthub.com
CamScanner

11- ان میں سے کون سی تصنیف غلام عباس کی ہے؟

ا۔ آنندی ب۔ جاڑے کی چاندنی ج۔ کن رس د۔ ا،ب،ج تینوں

12- ان میں سے کون سی تصنیف غلام عباس کی ہے؟

ا۔ دھنک ب۔ گوندنی والا تکیہ ج۔ کن رس د۔ ا،ب،ج تینوں

13- شریف حسین کس درجے کا کلرک تھا؟

ا۔ درجہ اول ب۔ درجہ دوم ج۔ درجہ سوم د۔ درجہ چہارم

14- شریف حسین کی جیب میں خلافِ معمول کتنے پیسے تھے؟

ا۔ تین روپے کچھ پیسے ب۔ چار روپے اور کچھ پیسے ج۔ پانچ روپے اور کچھ پیسے د۔ چھ روپے اور کچھ پیسے

15- شریف حسین گھر جانے کی بجائے کہاں چلا گیا؟

ا۔ سینما ب۔ جامع مسجد ج۔ بازار د۔ دوست کی طرف

16- شریف حسین نے صرف جاننے کے لیے کس چیز کی قیمت پوچھی؟

ا۔ گلدان کی ب۔ چینی کے برتن کی ج۔ سنگ مرمر کا ٹکڑا د۔ بھس بھرا ہرن

17- کباڑیے نے سنگ مرمر کے ٹکڑے کی قیمت کیا بتائی؟

ا۔ دو روپے ب۔ تین روپے ج۔ چار روپے د۔ پانچ روپے

18- شریف حسین نے صرف جواب دینے کے لیے کتنی قیمت بتائی؟

ا۔ ایک روپیہ ب۔ دو روپے ج۔ تین روپے د۔ بارہ آنے

19- رات چھت پر لیٹے شریف حسین کے دل میں سنگِ مرمر کے ٹکڑے کا کیا مصرف ذہن میں آیا؟

ا۔ اپنی قبر پر لگوانے کا ب۔ میز پر رکھنے کا ج۔ گھر کے باہر لگوانے کا د۔ دیوار پر لگانے کا

20- گھر پہنچ کر شریف حسین نے کتبہ کہاں رکھ دیا؟

ا۔ میز پر ب۔ تہ خانے میں ج۔ باہر لگوا دیا د۔ الماری میں رکھ دیا

21- شریف حسین کو عارضی طور پر کس درجہ کے کلرک کی جگہ ملی؟

ا۔ درجہ اول ب۔ درجہ دوم ج۔ درجہ سوم د۔ درجہ چہارم

22- شریف حسین کو کتنے ماہ کے لیے عارضی طور پر ترقی ملی؟

ا۔ ایک ب۔ دو ج۔ تین د۔ چار

23- شریف حسین کو کتنی عمر میں پنشن ملی؟

ا۔ چالیس ب۔ پینتالیس ج۔ پچاس د۔ پچپن

24- سردیوں کی ایک رات جب شریف حسین بستر سے نکلا تو اسے تیز ہوا سے کون سی بیماری لگ گئی؟

ا۔ پیچس ب۔ نمونیا ج۔ ٹائیفائیڈ د۔ ایڈز

Geniusnesthub.com

CamScanner

-25 شریف حسین کتنے دن بستر پر پڑے رہنے کے بعد مر گیا؟
ا- چار ب- پانچ ج- چھ د- سات

-26 آخرکار کتبہ کہاں نصب ہوا؟
ا- گھر میں ب- شریف حسین کی قبر پر ج- دروازے پر د- پھینک دیا گیا

-27 سبق "کتبہ" کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
ا- جاڑے کی چاندنی ب- کن رس ج- دھنک د- آنندی

جوابات

-1	ب	-2	ا	-3	ب	-4	د	-5	ج
-6	ب	-7	ج	-8	د	-9	ب	-10	ا
-11	د	-12	د	-13	ب	-14	ج	-15	ب
-16	ج	-17	ب	-18	ا	-19	ج	-20	د
-21	ا	-22	ج	-23	د	-24	ب	-25	ا
-26	ب	-27	د						

Geniusnesthub.com
CamScanner